

فقہ اور اس کے ماخِز:

فقہ کی تعریف:

لغوی معنی: لفظ "فقہ" عربی زبان کے مادہ (ف، ق، ہ) سے نکلا ہے۔ جس کے معنی "گہری سمجھ بوجھ" یا "دقیق فہم" کے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی لفظ "فقہ" اس معنی میں آیا ہے۔

لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا
 "جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے۔"

(الانعام: ۱۶۹)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ "فقہ" کا مطلب کسی چیز کو سطحی نہیں بلکہ گہرائی سے سمجھنا ہے۔

اصطلاحی معنی:

اصلاحی شرح میں فقہ کی تعریف یوں کی گئی ہے:

العلم بالا حلال الشرعية العلمية المكتسب من ادلتها التفصيلية

یعنی "ایسا علم جو شرعی عملی احکام کو ان کی تفصیلی دلائل سے حاصل کرے۔"

اس تعریف کے چار اہم عناصر ہیں:

- 1- علم: یعنی تحقیق اور اجتہاد کے ذریعہ حاصل کی گئی سمجھ۔
- 2- احکام شرعیہ: جن کا تعلق عمل سے ہو (عبارات، معاصلات، حدود وغیرہ)
- 3- عملی: فقہ کا تعلق عمل سے ہے، عقائد سے نہیں۔
- 4- دلائل تفصیلیہ: یعنی قرآن، سنت، اجماع، قیاس وغیرہ۔

خلاصہ تعریف:

فقہ دراصل وہ علم ہے جو یہ بتاتا ہے کہ:

انسان کا یہ عمل شریعت کے مطابق کس سے واجب ہے؟

تقریفاً:

قرآن اور حدیث میں اگر چھلی امت کے کسی حکم کا ذکر ہو اور اسلام نے اسے مستوح نہ کیا ہو تو وہ شریعت محمدی میں بھی مانا جائے گا۔

فقہی حیثیت:

• اصول فقہ میں اس بات پر اختلاف ہے

لیکن اکثر علما اسے تب ماننے میں جب:

- ۱۔ قرآن یا حدیث نے اس کی تردید نہ کی ہو۔
- ۲۔ وہ عقل و انصاف کے خلاف نہ ہو۔

مثال:

قصاص (قتل کے بدلے قتل) — یہ حکم تورات میں بھی تھا اور قرآن نے اسے برقرار رکھا۔

نتیجہ:

فقہ کا نظام نہایت وسیع، یکدرا اور عقل و نقل پر مبنی ہے۔ اس کے بنیادی اور ثانوی مآخذ ملکہ ایسے اصول و اہم کہے ہیں جن سے ہر دور میں اور ہر سطح مسئلے کا شرعی حل نکالا جاسکتا ہے۔ یہ اسلامی اسلام کی اتفاقیات، جامعیت اور علمی مقابلیت کا زندہ ثبوت ہے۔

References:

- Mahazirat-e-Fiqh by Dr. Mahmood Ahmad Ghazali.
- Chat Gpt.

یہ لفظ: ایسے عمل کو روک دینا جو بظاہر جائز ہو، لیکن وہ آگے جا کر کسی حرام یا فحش واقعہ کا رقعہ بن سکتا ہو۔
فقہی حیثیت:

امام مالکؒ یا اور حنبلی فقہاء نے اس اصول پر زور دیا۔

مثال:

مسیحی کے اندر مومنانہ سے تصویر لینا۔ بظاہر یہ عمل جائز ہو سکتا ہے۔ لیکن غناز میں خلل، تصویر کا مسئلہ یا دینی بے ادبی کے سبب فقہاء اس پر پابندی لگا سکتے ہیں۔

20 سوال:

اس اصول کو "احتیاطی اصول" بھی کہا جاتا ہے۔

10- قول صحابیؓ

یہ لفظ:

اگر کسی صحابی رسولؐ کا قول کسی مسئلے میں ہو اور اس پر کسی اور صحابی نے اختلاف نہ کیلئے تو اس قول کو شریعت میں دلیل کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔

فقہی حیثیت:

تمام فقہی مضائقہ قول صحابی کو ثبوت کے طور پر قبول کرتے ہیں، خاص طور پر جب اجماع نہ ہو۔

مثال:

حضرت عمرؓ نے طلاق ثلاثہ (ایک ساتھ تین طلاق) کو نافذ کیا، حالانکہ ایک طلاق کا حکم تھا۔ فقہانے ان کے اجتہاد کو قبول کر لیا کیونکہ وہ صحابی اور خلیفہ طہ۔

11- استصحاب

تعریف:

فقہ میں استصحاب کا مطلب ہے:

"کسی چیز کا پہلے سے موجود حکم اسی وقت تک برقرار رکھنا جب تک اس کے خلاف کوئی نئی دلیل نہ آجائے۔"

فقہی حیثیت:

اصول فقہ میں ایک بنیادی قاعدہ ہے۔

مثال:

اگر ایک شخص شادی شدہ ہے اور طلاق کا کوئی ثبوت نہ ہو تو فقہی طور پر وہ شادی شدہ ہی مانا جائے گا چاہے وہ ابھی یوں۔

استحسان کا مطلب ہے :

”کس عام اصول کو چھوڑ کر، کس خاص دلیل یا مصلحت کی بنیاد پر“
محضوں فیصلہ دینا۔

یعنی جب عام اصول پر عمل کرنے سے کسی ضرر یا قوم کو نقصان یا مشقت ہو، تو اس اصول کو چھوڑ کر آسانی والا دیا جاتا ہے۔

فقہی حقیقت :

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں :

”میں قیاس کو چھوڑ کر جب استحسان کرتا ہوں تو وہ قوی
دلیل کی بنیاد پر ہوتا ہے۔“

مثال :

اصولی طور پر بیع (خرید و فروخت) میں غیر موجود چیز فروخت کرنا جائز نہیں بلکہ ”لانی، جلی او رگیس“ فروخت کی جا سکتی ہے حالانکہ یہ ہاتھ میں نہیں ہو تین۔ فقہانے استحسان کی بنیاد پر اسے جائز قرار دیا ہے۔

I۔ مصلح سرسہ :

تعریف :

ایسا کام جو قرآن و سنت میں نہ آیا ہو، لیکن عقل و انصاف کے مطابق ہو اور عوام کے فائدے میں ہو اسے ”مصلح سرسہ“ کہتے ہیں۔

فقہی حقیقت :

اس اصول کو امام مالکؒ نے خاص طور پر اختیار کیا یہ ماضی نے و زمانے کے مسائل کے حل میں ضرور دیتا ہے۔

مثال :

شناختی کارڈ، نفاذ رجسٹریشن، کرنسی نوٹ وغیرہ شریعت میں نہیں تھے۔ لیکن امت کے اجتماعی مصلحت کے لیے انہیں ضروری قرار دیا گیا۔

II۔ لای عرفہ :

تعریف :

صرف کا مطلب ہے لوگوں کا معمول کا چلن یا رواج جو معاشرے میں عام ہو جائے

اصول فقہ میں قواعد :

”صرف کو ایسا ہی سمجھا جائے گا جیسے کوئی شرط ہو۔“

مثال :

شرادی کے موقع پر کچھ خائف یا رسمیں ہو ہر خاندان میں عام ہیں، اگر شریعت سے متصادم نہ ہوں تو انہیں قبول کیا جاتا ہے۔

شراب کی حرمت: مران میں صرف الکوار کی شراب حرام ہے۔

نشہ آور مشیات: (جیسے پیر وشن) کا قیاس خمر پر کیا جاتا ہے کیونکہ علت نشہ، لہذا ہر نشہ آور چیز حرام ہو گئی کیونکہ علت مشترک ہوئی۔

خلاصہ:

قیاس فقہ کا جو قیاس مافز ہے۔ خاص طور پر غنہ مسائل کے حل میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

۵۔ اجتہاد:

تعاریف:

اجتہاد کا مطلب ہے: اپنی علمی، عقلی اور فقہی قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے

کسی غنہ مسئلے پر شرعی حکم تلاش کرنا۔ جب قرآن، حدیث، اجماع یا قیاس سے کوئی براہ راست جواب نہ ملے۔ تو اہل علم اجتہاد کرتے ہیں۔

شرائط مجتہد:

- قرآن و حدیث کا علم
- اصول فقہ پر عبور
- عربی زبان پر قدرت
- عقل و فہم، دیانت داری، نیت خالص

اجتہاد کی اقسام:

- 1- انفرادی اجتہاد
- 2- اجتماعی اجتہاد (جدید فقہی اداوں جیسے صحیح الفقہ الاسلامی میں ہوتا ہے)

مخالف:

- انتہور نس
- بینفکاری
- انڈر نیٹ نفاح

یہ سب غنہ مسائل میں جن پر فقہانے اجتہاد کے ذریعے شرعی رائے دی۔

اجتہاد اور تقلید میں فرق:

- اجتہاد: خود حکم نکالنا
- تقلید: پہلے سے موجود حکم کو ماننا

خلاصہ:

اجتہاد کا عصر حاضر کی ضروریات کا سب سے بڑا حل ہے۔ اہل علم اس سے

جدید دور کے شرعی سوالات کا شرعی جواب دیتے ہیں۔

ہجرت کو قرآن و سنت کے بعد تیسرا ماخذ فقہ سمجھا جاتا ہے۔

یہ نہیں بتاتا ہے کہ قرآن و سنت کے بعد علماء کا متفقہ فیصلہ بھی قابل حجت ہے۔
 اجماع سے یہ اصول قائم ہوتا ہے کہ امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔
 نبی کا فرمان ہے:

”میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔“ (ترمذی)

اجماع یحییٰ استقامت و وحدت، اور تسلسل فرام کرنا ہے تاکہ فقہی اصول وقت کے ساتھ
 ہر قرار رہیں۔

اجماع کی مثالیں:

- 1- نماز پنجگانہ: تمام علماء اور صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ زانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔
- 2- حرمت شراب: شراب کی حرمت پر کوئی اختلاف نہیں، تمام علماء اجماع ہے کہ شراب حرام ہے۔
- 3- وراثت کے اصول: قرآن کے بعد صحابہ کرام اور تابعین کا اجماع ہے کہ مرد کو عورت کے معاملے
 میں دو گنا حصہ ملتا ہے۔

اجماع کی حیثیت:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اور جو شخص راہ حق واضح ہونے کے بعد رسولؐ کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے
 طریقہ کے خلاف راہ اختیار کرے، ہم اسے راستے پر ڈال دیں گے جس کی طرف وہ گیا۔“
خلاصہ:

اجماع فقہ کا تیسرا ماخذ ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی زمانے میں
 تمام مجتہدین کسی فہرشی مسئلہ پر ایک رائے پر متفق ہو جائیں۔

4- قیاس

تعریف: قیاس کا مطلب ہے:

”کسی نئے مسئلہ کو پرانے مسئلے سے تشبیہ دینا
 اور اس کا حکم اخذ کرنا۔“

جب کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہو جس کا ذکر قرآن و حدیث میں نہ ہو، تو فقہاء مشابہ مسائل
 کو دیکھ کر نئی رائے قائم کرتے ہیں۔
فقہی تالیف: کسی اصل مسئلہ کا حکم، کسی فرضی مسئلہ پر اس وجہ سے لاگو کرنا کہ دونوں میں
 علت مشترک ہو۔

اقسام قیاس:

- 1- قیاس جلی: والی مشابہت
- 2- قیاس خفی: علت کی گہرائی میں تشبیہ
- 3- قیاس مع الفارق: قیاس باطل جب علت میں فرق ہو

”قرآن کے بعد سنت ہی دین کا ستون ہے، اور اس

کے بغیر شریعت ناقص ہے۔“

”مدینہ کے علل کو سنت کے قریب جانا جائز گا، کیونکہ

وہ نبی کے زمانے کے آثار پر قائم ہے۔“

سنت کی حفاظت:

ارشاد نے قرآن کے ساتھ سنت کی حفاظت کا بھی انتظام فرمایا۔

حباب کرامؓ نے بھی نبی کے اقوال یا دیکے تابعین نے انہیں سکھا۔ اور بعد میں محدثین

نے لہزاروں احادیث کو جاپنا اور مرتب کیا۔

اسی سے صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی

ترویج ہوئی۔

خلاصہ:

سنت کا فقہ کا دوسرا ستون ہے۔ یہ قرآن کے احکام کو واضح، غلی،

تفصیلی شغل دیتی ہے۔ فقہ اگر درخت ہے تو سنت اس کی شاخیں اور پھل ہیں۔

3۔ اجماع صحت:

لغوی معنی:

اجماع کے معنی اتفاق کرنا یا جمع ہونا ہے، میں۔

اصطلاحی معنی:

اسلامی فقہ میں اجماع اس بات کو کہتے ہیں۔

”کسی مخصوص دور کے تمام مجتہدین کا کسی شرعی مسئلہ پر اتفاق کرنا“

یعنی اگر کسی زمانے میں جتنے بھی مجتہد علما موجود ہوں، وہ سب کسی ایک مسئلے میں ایک رائے

پر متفق ہو نا۔ تو اس کو اجماع کہا جائے گا۔

یہ اتفاق قرآن و سنت کے بعد تیسرا بنیادی ماخذ ہے۔

اجماع کی اقسام:

1۔ جامع صریح:

جس میں تمام علماء نے واضح طور پر اپنی رائے دی ہو اور وہ سب ایک

ہی موقف پر ہوں۔

2۔ اجماع سکولی:

بعض علما نے رائے دی باقی خاموش رہے اور کسی نے اختلاف نہ کیا۔ تو یہ

بھی اجماع کہلاتا ہے۔

3۔ اجماع صعیب:

اگر اجماع حبابہ کے دور میں ہو ایسا تو اجماع حبابہ کہلاتا ہے۔

4۔ اجماع صحت:

کچھ فقہاء کے نزدیک پوری امت مسلمہ (اہل علم کا مجموعی اتفاق بھی ایک

طرح کا اجماع ہے۔ مگر زیادہ معتبر وہی ہوتا ہے جو اہل علم مجتہدین کے درمیان ہے۔

جس نے رسولؐ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (النساء: 80)

ہدایات واضح کرتی ہے کہ رسولؐ کی سنت فقہ ربیع کا لازمی حصہ ہے۔
سنت کی اقسام:

سنت کی تین اقسام ہیں:

• سنت قوی: نبیؐ کے ارشادات قوی سنت کہلاتے ہیں۔
مثال:

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

• سنت فعلی:

نبیؐ کے اعمال سنت فعلی کہلاتے ہیں۔

مثال: آپؐ کا نماز پڑھنے کا طریقہ۔

• سنت تقریری: نبیؐ کی خاموش منظوری سنت تقریری کہلاتی ہے۔
مثال:

صحابہؓ کے بعض اعمال جنہیں آپؐ نے تسلیم کیا۔

سنت سے فقہی احکام:

ذیل ہیں: سنت سے فقہی احکام ملتے ہیں۔ کچھ درج

نماز: "نماز پڑھو ایسے جیسے تم مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔" (بخاری)

حج: "میرے طریقے سے اپنے حج کے مناسک سیکھو۔" (مسلم)

زکوٰۃ: سنت سے معلوم ہو کہ زکوٰۃ کس مال پر فرض ہے، کس نصاب میں واجب ہے۔

فقہی احکام:

• امام شافعی:

سنت قرآن کے ہم معنی ہے، جس نے سنت کو دیکھا اس نے قرآن کی تفسیر کر دیا۔

قرآن نے انسانی تعلقات، تجارت اور عدل کے اصول بیان کیے۔

1- تجارت:

”اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا۔“ (البقرة: 275)

2- نکاح:

”سورہ نور میں ہے جو تمہیں پسند لیجان سے نکاح کرو۔“ (النساء: 03)

• وراثت:

”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔“ (النساء: 11)

• عدل و انصاف:

”جسٹس اللہ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے۔“ (النحل: 90)

یہ آیت فقہ اسلامی میں عدالت، حکومت اور حقوق کے نظام کی روح ہے۔

فقہ کا اقبال:

• امام شافعیؒ:

قرآن فقہ کا پہلا ماخذ ہے جو اس سے نہ لے وہ فقہ نہیں جانتا۔

• امام ابو حنیفہؒ:

قرآن سے نکلے بغیر فقہ کا کوئی دروازہ کھل نہیں سکتا۔

• امام غزالیؒ:

قرآن وہ سمندر ہے جس سے فقہ کے تمام چشمے نکلتے ہیں۔

خیال صمد:

قرآن مجید فقہ اسلامی کی بنیاد، روح اور اصل ماخذ ہے۔ یہی وہ سرچشمہ ہے جس سے فقہ کی تمام شاخیں پھوٹی ہیں۔ قرآن فقہ کو اصول دیتا ہے اور فقہ قرآن کو زندگی میں نافذ کرتی ہے۔

2- سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

لغات:

سنت بنی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اقوال، افعال اور تقریرات

پر مشتمل ہے۔ یہ قرآن کے بعد دوسرا بنیاد کا ماخذ فقہ ہے۔ سنت قرآن کی علی

تفسیر اور تشریح ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی فرماتے ہیں،

”سنت دراصل قرآن کا ظاہری پیکر ہے، قرآن حکم

دیتا ہے، اور سنت اس حکم کا طریقہ سکھاتا ہے۔“

قرآن میں سنت کی حیثیت:

• جو کچھ رسولؐ تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے۔“

(الحشر: 07)

قرآن مجید بطور فقہ کا پیراملا ماخذ:

تعارف: قرآن مجید اللہ کا وہ کلام ہے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی کی صورت میں نازل ہوا۔ یہی فقہ اسلام کا پیراملا ماخذ ہے۔ غام فقیہی اصول، احکام اور قواعد ہیں قرآن میں سے اخذ کیے گئے ہیں۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی فرماتے ہیں:

اسلامی فقہ کا پیراملا سرچشمہ قرآن مجید ہے۔ فقہاء کی تمام کوششیں دراصل قرآن کے احکام کو سمجھنے اور ان پر عمل کے لیے ہیں۔

قرآن کریم صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے پہلوؤں کے لیے رہنمائی فرما رہا ہے۔ عبادت، معیشت، معاشرت، عدل، تجارت، اور تعلیم — سب کے بنیادی اصول قرآن میں موجود ہیں۔

قرآن سے فقہی احکام اخذ کرنے کا طریقہ:

فقہاء کو قرآن نے قرآن سے شرعی احکام اخذ کرنے کے لیے اصول استنباط بنائے، جنہیں دلائل استنباط "کہا جاتا ہے۔ ان میں بجا رہنا بنیادی دلائل ششماصل ہیں:

- دلالت نص: آیت کے ظاہر معنی سے براہ راست حکم اخذ کرنا۔
 - اشارہ النص: کسی آیت کے ضمنی یا اشاراتی مفہوم سے حکم حاصل کرنا۔
 - اقتضا النص: ایسی مراد لینا جو معنی کو مکمل کرے۔
 - مفہوم منی الفت: آیت کے مفہوم کے الٹ نتیجے سے حکم لینا۔
- اسی بنیاد پر فقہاء نے مختلف مسائل میں اجتہاد کیا۔

فقہی احکام کی قرآنی مثالیں:

عبادت:

قرآن نے عبادت کے بنیادی احکام بیان کیے۔

1- غازی:

|| نماز قائم کرو دن کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک۔ ||

(بہی اسرائیل: 68)

2- زکوٰۃ:

|| اور زکوٰۃ ادا کرو ||

(البقرہ: 217)

فقہ کی تاریخ:

فقہ کے ارتقاء کے تین ادوار ہیں:

1- عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

تمام احکام براہ راست وحی سے معلوم ہوتے تھے۔

2- عہد صحابہ و تابعین:

نئے مسائل پر صحابہ نے قرآن و سنت کی روشنی میں

احتیاد کیا۔

3- عہد تدریس:

امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل نے فقہی
مقاصد فکر قائم کیا۔

طاکٹر محمد احمد غازی فرماتے ہیں:

”فقہ اسلامی قانون کی بنیاد اور امت کے فکری اتحاد کا مفاہم

۲۔

فقہ کے ماخذ:

پنجابی ماخذ:

فقہ کے چار بنیادی ماخذ ہیں:

- قرآن مجید
- سنت
- اجماع امت
- قیاس

ثانوی ماخذ:

ان کے علاوہ ثانوی ماخذ بھی درج ذیل ہیں:

- استنبط
- استقسان
- مصالح مرسلہ
- عرف
- قول صحابی
- نشر الحق و قیلنا
- سد الزوالج
- استنبط

یعنی علم فقہ عملی زندگی میں شریعت کا نفاذ ہے۔

فقہ کی اہمیت:

فقہ کی اہمیت درج ذیل پہلوؤں میں نمایاں ہے:

دینی اہمیت: فقہ انسان کو اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی راہ دکھاتا ہے۔

معاشرتی اہمیت: یہ معاشرے میں عدل، امن اور انصاف قائم کرتا ہے۔

علمی اہمیت: فقہ اسلامی قانون، سیاست، اخلاق اور معیشت کی بنیاد ہے۔

انفرادی اہمیت: فقہ انسان کے روزمرہ اعمال کو درست سمت دیتا ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

لَيَسْتَفِيدُوا فِي الدِّينِ

تَالَهُ دِينَ سَمِجْهُ لَوْ جَوَّحَ حَاصِلُ كَرِيمٍ - ||

(التوبة: 122)

آپ نے فرمایا:

اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

فقہ اسلام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ یہ وہ علم ہے جو قرآن کی تعلیمات کو عملی شکل دیتا ہے۔ اگر فقہ نہ ہوتا تو قرآن محض نظری ہدایات رہ جاتا۔

حاکم محمد و احمد غازی فرماتے ہیں:

”فقہ وہ نظامِ علم ہے جس نے اسلام کو ایک مکمل عملی مزین بنادیا اگر فقہ نہ ہوتا تو شریعت محض موقوفہ کا مجموعہ رہ جاتی مگر فقہ نے اسے عمل کا نظام بنا دیا۔“

فقہ کے اجزائے:

فقہ کے دو حصے ہیں:

1- عبادات:

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ جن کا تعلق اللہ اور بندے سے ہے۔

2- معاملات:

نکاح، تجارت، وراثت، عدول، سیاست۔ جن کا تعلق بندے اور بندے

سے ہے۔